112092 ـ كيا توبہ سے قبل تعلقات ركھنے والى بيوى كو طلاق دينے پر گناہ ہوگا ؟

سوال

ميں نوجوان ہوں اور تين برس قبل ميں نے اپنے سے ايك برس چھوٹى بيوى سے شادى كى، الحمد للہ ميرى اس سے دو برس كى بيٹى بھى ہے، مشكل يہ ہے كہ ہمارے درميان ابھى تك سمجھوتہ نہيں ہے، ہمارا ہميشہ آپس ميں تصادم ہى رہتا ہے كيونكہ وہ بہت غصہ والى ہے، اور اكثر اسے كوئى چيز پسند نہيں آتى اور پھر وہ بہت زيادہ شكوى شكايت كرنے والى بھى ہے، اور ميرے گھر والوں كے ساتھ سمجھوتہ نہيں كرتى.
اس پر مستزاد يہ كہ مجھے اس كے ماضى ميں شك ہے وہ شادى سے قبل يونيورسٹى ميں تعليم حاصل كرنے كے عرصہ ميں سگرٹ نوشى كرتى اور نائٹ كلب جانے والوں ميں شامل تھى، اس نے شادى سے قبل ميرے سامنے اس كا اعتراف بھى كيا تھا، اور يقين كے ساتھ كہنے لگى كہ ان امور سے تجاوز نہيں ہوا.
ليكن ايك برس قبل اچانك مجھے اس كے ذاتى كاغذات ميں سے ايك ميڈيكل سرٹيفكيٹ ملا (اس كى تاريخ شادى سے ايك برس قبل كى ہے) جس ميں اسے كنوارہ ثابت كيا گيا ہے، ميں نے اسے اس كے بارہ ميں دريافت كيا اور اس سے اس سرٹيفكيٹ حاصل كرنے كى وجہ دريافت كى كہ اگر وہ اپنے كنوارہ ہونے ميں شك نہيں ركھتى تھى تو پھر وہ ڈاكٹر سے يہ رپورٹ لينے كيوں گئى ؟
اس نے جواب ديا: كہ اس كى كچھ سہيلوں نے يہ كہا كہ ايسا كرنا روٹين كى بات ہے جو لڑكى اس ليے كرتى ہے كہ كہيں رخصتى كى رات كچھ خاوند حضرات مشكل كھڑى كر ديتے ہيں اس سے بچنے كے ليے ايسا كيا جاتا ہے، ليكن ميں مطمئن نہ ہوا، حالانكہ مجھے اس كے كنوارہ ہونے كا يقين تھا ليكن اس كے باوجود ميں شك ميں پڑا رہا.
آپس ميں مشكلات كى كثرت اور سمجھوتے ميں صعوبت ہونے كے ساتھ ساتھ شك كى بنا پر ميں حقيقى طور پر اسے طلاق دينے كے بارہ ميں سوچنے لگا تا كہ فتنہ و خرابى سے اجتناب كر سكوں اور اپنے اور اس پر رحم كروں.
ميرا سوال يہ ہے كہ: كيا ہر حال ميں طلاق حرام ہے يا حلال، اور اگر اس حالت ميں طلاق ديتا ہوں تو كيا گنہگار شمار كيا جاؤنگا ؟
برائے مہربانى شافى جواب سے نوازيں، اور آپ كے وسعت صدر سے سوال قبول كرنے پر آپ كا شكريہ.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ:

اول:

اصل میں طلاق مقصود شریعت کے خلاف ہے، کیونکہ شریعت تو چاہتی ہے کہ خاوند اور بیوی آپس میں محبت و الفت کے ساتھ ایك ہی گھر میں رہیں، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے اس الفت ومحبت کو لوگوں پر بطور احسان اور نعمت ذکر کیا ہے، اور اسے اللہ سبحانہ و تعالی کی نشانیوں میں بنایا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس شادی کے نتیجہ میں اولاد کا حصول بھی ہوتا ہے.

شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ خاوند اور بیوی کے مابین علیحدگی اور تفریق جادوگروں کے قبیح ترین افعال میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے جادوگروں کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

چنانچہ ان دونوں سے وہ ایسی چیز سیکھتے ہیں جو خاوند اور اس کی بیوی کے مابین جدائی ڈال دیتی ہے البقرۃ.

اور پھر یہ عمل تو شیطانوں کے عظیم افعال میں شامل ہوتا ہے جس سے وہ ابلیس کا قرب حاصل کرتے ہیں.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ ابلیس اپنا تخت پانی پر لگاتا اور پھر اپنے لشکر کو بھیجتا ہے، اور ان میں شیطان کے سب سے زیادہ قریب مقام اور مرتبہ والا شیطان وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا اور عظیم فتنہ بپا کرنے والا ہو، ان میں سے ایك شیطان آ کر کہتا ہے، میں نے یہ کیا اور یہ کیا، تو ابلیس کہتا ہے: تم نے کچھ بھی نہیں کیا، اور ایك شیطان آ کر کہتا ہے میں نے اس وقت تك اس کو نہیں چھوڑا جب تك اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں کرا دی، ابلیس اسے اپنے قریب کرتا اور کہتا ہے ہاں تم نے کام کیا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2813).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اصل میں طلاق ممنوع ہے، یہ تو صرف بقدر ضرورت اور حاجت مباح کی گئی ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (33 / 81).

لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ طلاق ممنوع یا حرام ہے بلکہ بعض اوقات طلاق واجب ہو جاتی ہے اور بعض اوقات مستحب یا پھر مباح یا مکروہ.

کچھ حالات میں طلاق واجب ہو جاتی ہیں جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

اگر طلاق کا کوئی ایسا سبب ہو جس کی بنا پر ازدواجی زندگی تباہ ہو رہی ہو، مثلا بیوی کا اپنی عزت و شرف کی حفاظت میں سستی و کاہلی سے کام لینا.

یا پھر آپس میں اختلافات ہونے کی صورت میں آپس میں اصلاح کی صورت نکلنا ناممکن ہو اور اس کی اصلاح سے عاجز ہو جائے.

یا پھر خاوند میں کوئی ایسا عیب پایا جاتا ہو جس کی بنا پر ازدواجی زندگی بسر کرنا مشکل ہو یعنی وہ عیب ازدواجی زندگی میں حائل ہو جائے اور ازدواجی تعلقات قائم نہ کیے جا سکیں، مثلا خاوند بانجھ ہو، اور بیوی عفت و عصمت چاہتی ہو.

ان حالات میں طلاق واجب ہو جائیگی، اور اسی طرح اگر خاوند اپنی بیوی کو اچھے طریقہ سے نہیں رکھتا اور اللہ تعالی نے اس پر جو بیوی کے حقوق واجب کیے ہیں ا نکی ادائیگی نہیں کرتا تو بھی طلاق واجب ہو جائیگی.

اور طلاق کئی حالت میں مستحب ہوتی ہے جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

اگر طلاق کا سبب اور باعث بیوی کا برا اخلاق ہو، اور بیوی اپنے خاوند کو تکلیف و اذیت سے دوچار کرتی ہو، یا پھر خاوند کے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو زبانی یا بالفعل اذیت دینے کا باعث بنتی ہو، یا پھر طلاق کا سبب بیوی کا خاوند سے نفرت کرنا ہو.

اور طلاق مباح ان حالات میں ہوگی:

خاوند اس بیوی کے علاوہ کسی دوسری بیوی سے شادی کرنا چاہتا ہو اور ایك سے زائد بیوی رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو پہلی بیوی کو طلاق دینا مباح ہے، یا پھر طبعیت میں نفرت ہو جائے.

طلاق مکروہ ان حالات میں ہوگی:

اگر بیوی کی حالت اور اخلاق صحیح ہے، اور ان کی الاد بھی ہے جن کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو، یا پھر بیوی اپنے ملك اور علاقے سے دور اور اجنبی ہو.

دوم:

عزیز بھائی: ہمیں تو آپ پر بہت تعجب ہوا ہے کہ آپ کا کہنا ہے:

آپ کی بیوی نے اعتراف کیا ہے کہ وہ شادی سے قبل نائٹ کلب جاتی رہی ہے، اور اس کی توبہ کرنے کے بعد آپ

نے اسے قبول کر لیا، اور پھر آپ کو جب اس کے کنوارہ ہونے کا سرٹیفکیٹ نظر آیا تو آپ اس سے ناراض ہو رہے ہیں!

بلکہ اس سے تو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اس کی بات صحیح ہے کہ وہ بڑی فحاشی کے کام میں نہیں پڑی، اور وہ اس میں بھی سچی ہو سکتی ہے کہ اس نے تو اپنا چیك صرف اس لیے کرایا تا کہ سہاگ رات وہ اپنا کنوارہ پن ثابت کر سکے.

بہر حال: اگر آپ نے اس کی توبہ اور اس کی بات کو قبول کر لیا ہے کہ اس نے اپنی جاہلیت کو پیچھے پھینك دیا اور توبہ کر لی ہے تو پھر سرٹیفکیٹ دیکھ کر آپ کا نظریہ تبدیل نہیں ہونا چاہیے، جس کے بارہ میں ہم سب سے بری حالت میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ اسع رصہ میں فساد و فتنہ اور غلط جگہوں پر جانے والوں میں شامل رہی ہے.

اور اگر آپ کو اب بھی اس کی توبہ اور سچائی میں شك ہے اور رہےگا، اور آپ دیکھتے ہیں کہ آپ اس کے ساتھ صحیح طرح نہیں رہ سکتے، اور اس کے ساتھ رہتے ہوئے شك آپ کو تنگ کرتا رہےگا، خاص کر خاندانی مشکلات کی موجودگی میں، اس صورت میں ہماری رائے تو آپ کو یہی ہے کہ آپ اسے طلاق دے دیں اور اس سے اچھا سلوك کریں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے:

یا تو اچھی طرح رکھو، یا پھر اچھے طریقہ سے چھوڑ دو البقرۃ (229).

ہماری اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو اپنی وسعت و فضل سے غنی کر دے، اور آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور اسے بھی آپ سے بہتر خاوند عطا کر کے نعم البدل سے نوازے.

واللہ اعلم .